بسم الله الرحمن الرحیم

چین کی مشرقی ترکستان پر ظالمانہ جارحیت

برصغیر ہند میں میزائل سے متعلق سرگرمیوں پر ہونے والی پیش رفت

پہلا سوال: الجزیرہ کی 2 مارچ کی خبر کے مطابق مغربی چین میں مشرقی ترکستان سنکیانگ صوبے میں چینی افواج اکٹھا ہو رہی ہیں اور رپورٹ کے مطابق: "دو دن قبل چینی حکام نے چین کے شمال مغربی علاقے میں واقع سنکیانگ صوبے کے ارمکی شہر میں تقریباً دس ہزار فوجیوں کو تعینات کیا ہے جہاں پر یوغر نسل کے مسلمان اکثریت میں بستے ہیں۔ یہ علاقہ مسلسل بڑھتے ہوئے تنازعے کا شکار ہے۔ سیکورٹی فورسز نے زبردست فوجی طاقت کا مظاہرہ کیا اور درجنوں ٹینک اور اسلحہ سے لیس بکتر بند کاروں اور اوپر سے نگرانی کرتے ہوئے فوجی ہیلی کاپٹر کی پریڈ کی گئی۔ یہ اس خطے میں اپنی نوعیت کا نہایت بڑا طاقت کا مظاہرہ تھا جو اس سے قبل بھی اسی سال دیگر علاقوں جیسے حوتن، کاشغر اور آکسو وغیرہ میں دیکھے گئے ہیں"۔ تو کیا چین اس خطے میں مسلمانوں کے نئے سرے سے قتل عام کی تیاری کر رہا ہے؟ شکریہ

جواب:

یوغر مسلمانوں کے متعلق خطے میں چینی مقاصد کی تفصیلات کو واضح طور پر جاننے کے لئے ضروری ہو گا کہ ہم اس معاملے میں مسلم یوغری باشندوں اور چین کے درمیان جاری تنازعے کے پس منظر کو بھی مختصر طور پر جان لیں:

1 اس خطے میں مسلمانوں اور چین کے درمیان تصادم نیا نہیں ہے بالخصوص 1863 کے بعد، مشرقی ترکستان جو مسلمان ممالک سے بعید مشرق میں واقع ہے۔ اس خطے پر کئی بار چینیوں کی جانب سے قتل عام کے واقعات گزر چکے ہیں۔ 1949 عیسوی میں ہوئی جھڑپوں کے دوران دس لاکھ سے زائد مسلم افراد جاں بحق ہوئے تھے جب کمیونسٹ چین کے سربراہ ماؤزے تنگ کے دور میں مشرقی ترکستان پر قبضہ کر کے اس خطے کی خود مختاری چھین لی گئی اور اس کا الحاق کر کے زبردستی جمہوریہ چین میں داخل کر لیا گیا اور خطے کو مسلم آبادی سے خالی کرایا گیا اور انہیں چین کے مختلف اندرونی خطوں میں دھکیل دیا گیا۔ اس کے باوجود یوغر مسلمانوں کے حوصلے پست نہ ہوئے اور انہوں نے چین کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا جیسا کہ اس سے پہلے بھی ان کی مزاحمت 1933 اور 1944 کے دوران انقلابات کی شکل میں ابھر کے سامنے آئی تھی اور چینی قبضے کے خلاف بغاوتوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے جیسا کہ 2009 سے یہ دوبارہ شروع ہے۔

2 چین کے حکام کی یوغر مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت کی وجہ ان کا مذہب اسلام سے تعلق ہی ہے۔ چین اپنا سب سے زیادہ قہر مسجدوں پر برساتا ہے۔ چین نے تقریباً 25 ہزار مسجدیں مسمار کر ڈالی ہیں اور اس بڑے خطے میں صرف 500 مساجد ہی باقی بچی تھیں۔ آج چین نے اپنی معیشت میں کمیونزم کو نصف سے زائد حد تک ختم کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک مذہب کے نشان و رجحان کو اپنا شکار بناتا ہے بالخصوص نوجوان نسل میں، اور اس خطے میں چین کی یہی اصل پالیسی رہی ہے۔

3۔ چونکہ یہ خطہ قدرتی وسائل سے مالامال ہے خاص طور پر اس علاقے میں تیل کی دریافت ہوئی ہے جس کو چین سنکیانگ یعنی نو آبادیات کہتا ہے اور چین نے اس علاقے کے یوغر باشندوں کو خطے سے صاف کرنا شروع کیا اور ان کو چین کے اندرونی دیہاتی علاقوں کی طرف دھکیلا گیا اور چین کے ہان نسل کے باشندوں کو لا کر یہاں بسایا گیا اور آج حالت یہ ہے کہ اس خطے میں یوغر باشندوں کی تعداد 10 ملین ہے جو ان کی کل آبادی کا صرف 40 فی صد ہے اور خطے کے جنوب میں اندرونی دیہی علاقوں میں مسلمانوں کا ارتکاز بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ خطہ بہت غریب ہے بالخصوص اس کے جنوبی علاقے اور دیہی علاقے جہاں ہان نسل کے چینی باشندوں کی تعداد کم یا بالکل بھی نہیں ہے۔

4۔ ان سب کے باوجود مشرقی ترکستان میں مسلمانوں کی جانفشانی جاری ہی رہی جس کی وجہ سے ان کی زندگیوں میں اسلام کے شعائر و مظاہر دوبارہ ظاہر ہونا شروع ہو گئے خاص طور پر دیہی علاقوں میں اور خطے میں ہمیشہ بد امنی چھائی رہنے لگی اور چین سے الگ ہونے کی مستقل مطالبے کو لے کر ریاست کے خلاف تشدد کی واقعات اور بمباری کی وجہ سے خطہ عدم استحکام کا شکار رہا ہے چنانچہ چین کا یہ خطہ ریاست میں اندرونی طور پر سب سے کمزور رہا ہے۔ اس خطے میں چین یوغر مسلمانوں کی زندگیوں اور ان کی تہذیب پر مسلسل تفصیلی نگرانی رکھتا ہے اور چین نے ان کے خلاف رات کے اندھیروں میں ہونے والی قتل اور گرفتاریوں کی جابرانہ کارروائیوں پر نگرانی کرنے سے میڈیا پر پابندی لگائی ہوئی ہے اور چین وہاں سے فرار ہونے والے اور مظالم کے خلاف آواز اٹھانے والے یوغر مسلمانوں کا سراغ رکھتا ہے اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر وہ عالمی سیکوریٹی چینل کے ذریعے کئی افراد کو گرفتار بھی کر چکا ہے بالخصوص وسط ایشیاء کے ممالک اور پاکستان کے ذریعے۔

5۔ اور اسلام چونکہ یوغر مسلمانوں کے دلوں میں بسا ہوا ہے تو اس بات نے چین کے ظالموں کے دلوں میں خوف پیدا کر رکھا ہے۔ چین نے اپنا یہ خوف ظاہر کیا جب چین کے محکمہ مذہبی امور کے سربراہ اور اعلیٰ ترین افسر وانگ زوان Wang Xuan نے قومی کانفرنس برائے چینی اسلامی لیگ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتہاء پسندی کی یہ آیڈیالوجی اندرونی علاقوں میں داخل ہو رہی ہے اور چینی صدر زائی جن پنگ President Xi Jinping نے چینی مسلمانوں کو غیر قانونی قرار دی گئی مذہبی دراندازی (مذہب کے بڑھتے اثرات) کے خلاف مزاحمت کرنے کی اپیل کی (Al Misry Al Youm, 29/11/2016 چین کے سرکاری اخبار چائنا ڈیلی کے حوالے سے)۔ اور چین کے خوف کی تصدیق روسی نیوز چینل رشیا ٹوڈے کی 1/3/ 2017 کی اس رپورٹ سے ہو جاتی ہے: "چین نے متعدد دفعہ خبر دار کیا ہے کہ سنکیانگ اور دیگر علاقوں میں دہشت گردی کی کارروائیوں کے پیچھے باہر کی طاقتیں ملوث ہیں جس کی وجہ سے چینی حکام کو ان کے خلاف سخت چھاپے مارنے کی مہم چلانی پڑ رہی ہے"۔

6۔ مسلمانوں میں مساجد کی تعمیر حوالے سے جو جوش و خروش موجود ہے اس کی وجہ سے خطے میں دوبارہ ہزاروں مسجدیں قائم ہونے لگیں ہیں اور اسلامی افکار پنپ رہے ہیں۔ چین نے خطے میں اس تہذیبی انقلاب کو روکنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں اور اس کے لئے اسلامی شعائر پر پابندی لگاتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف دہشت گردانہ نئی مہم کی تیاری اور ارادہ رکھتا ہے اور یہ مہم اب تک اس طرح ظاہر ہوئی ہے۔

ا **پاسپورٹ کی ضبطی:** بی بی سی کی 24/11/2016 کی رپورٹ کے تحت چینی حکام نے سنکیانگ خطے کے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے پاسپورٹ پولیس کے پاس جمع کرائیں۔ بی بی سی کے چین میں مقیم رپورٹر Stefan McDonnell نے بتایا کہ پاسپورٹ جمع کروانے کا اعلان سرکاری طور پر پولیس کے ذریع انٹرنیٹ پر کیا گیا اور یہ کہ سنکیانگ کے تمام شہری اب اپنا پاسپورٹ پولیس کو سونپ دیں اور پولیس ان کے پاسپورٹ اپنے قبضے میں رکھے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اب خطے کے تمام شہریوں کو باہر سفر کرنے کے لئے حکام کو ایک درخواست دینی ہو گی۔

ب مسلمانوں کو ان کی عبادت میں ہراساں کرنا: فرانس 24 ایجنسی کی 2016/6/6 کی رپورٹ کے مطابق: چینی حکام نے پیر کو ایک حکم جاری کیا تا کہ سنکیانگ کے مسلم خطے میں پبلک سیکٹر کے ملازمین اور طلباء کو رمضان کے دوران روزے رکھنے سے روکا جائے اور ساتھ ہی ہوٹلوں کو کھلا رکھنے کا حکم دیا گیا۔ 2015 سے چینی حکومت نے یہ طریقہ کار اختیار کیا ہوا ہے۔ 24 نیوز ایجنسی نے 2015/6/18 کو رپورٹ کیا کہ چینی حکام نے سنکیانگ خطے میں شہریوں، ملازمین، طلباء اور استادوں کو رمضان کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے اور یہ کہ رمضان کے دوران ہوٹلوں کو کھلا رکھا جائے اور Paul صوبے میں سرکاری حکام کو حکم نامہ بھیجا گیا کہ رمضان کے دوران وہ روزے اور دیگر مذہبی رسومات میں حصہ نہ لیں (ایک مقامی گورنمنٹ ویب سائیٹ پر جاری کردہ رپورٹ کے حوالے سے)۔

ج اسلامی شعائر رکھنے والوں کا تعاقب اور گرفتاریاں: اس سرخی "چین مسلمانوں کے پیچھے" کے ساتھ۔۔ داڑھی اور حجاب پہننے والوں سے متعلق خبر دینے والوں کو انعام کی منظوری سے متعلق الدیار نیوز پیپر کی چین کے مقامی اخبار کے حوالے سے 2017/02/23 کی رپورٹ بتاتی ہے: چین نے ان لوگوں کے لئے ایک ہزار یوان YUAN (275 euros) کا انعام رکھا ہے جو چین کے شمال مغربی علاقے میں واقع سنکیانگ خطے میں داڑھی رکھنے والے جوان مرد اور حجاب پہننے والی عورت کے متعلق خبر دیں اور چین کے ہان اور یوغر مسلمانوں کے درمیان تنازع کی صورتحال بنی ہوئی ہے اور مقامی روزنامے حوتن "Hotan" کے مطابق حوتن شہر جس میں حال ہی میں سیاسی بدامنی واقع ہوئی تھی اس کے حکام نے 100 ملین یوان (13.7 million euros) کا فنڈ مختص کیا ہے جو دہشت گردی کے خلاف لڑائی لڑنے کا انعام ہو گا اور کسی حملے کا سراغ لگانے والے کو یہ انعام 5 ملین یوان تک دیا جائے گا یا وہ جو فسادیوں کو زخمی کریں یا قتل کریں یا قابو میں کریں۔

7۔ اوپر بیان کی گئی ان تمام باتوں سے بہت ممکن لگتا ہے کہ چین مشرقی ترکستان کے یوغر مسلمانوں کے خلاف جارحیتی مہم کی تیاری کر رہا ہو اور کسی بھی وقت اس پر عمل درآمد کیا جائے اور چین یہ بہانہ بنا کر کہ خطے میں ریاست کے خلاف تشدد کے واقعات ہو رہے ہیں ایک بڑی مہم چھیڑ دے۔ خطے میں ہزاروں فوجیوں اور اسلحہ بند گاڑیوں اور کاروں اور ہیلی کاپٹر وغیرہ کو متحرک کرنے کے بعد سنکیانگ کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکریڑی Chen Chuan Jo نے کہا کہ فوج کی تعیناتی خطے میں امن اور استحکام کی خاطر کی گئی ہے بالخصوص کئی وارداتوں کے بعد جو اس سال مختلف علاقوں میں ہوئی ہیں۔ (Al Jazeera Net, 2/3/2017)

8۔ یہ بات ہمارے لئے بڑی تکلیف دہ ہے کہ دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کی آنکھوں اور کانوں کے سامنے چینی ظالمانہ کارروائیاں یوغر مسلمانوں پر انجام دی جائیں اور وہ تمام ظلم کے خاتمے کے لئے کوئی دباؤنہ ڈالیں اور ایسا اس لئے ہوا کیونکہ ان کو ایک کرنے والی ایسی ریاست کے بغیر کروڑوں مسلمان بکھرے پڑے ہیں جو امت کی ریاست ہوتی ہے اسلام کی ریاست ہوتی ہے۔ ایسی خلافت راشدہ نہیں ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان پر، جو لائق ہو، جدوجہد کے ذریعے اسے دوبارہ واپس قائم کرنا فرض ہے اور خلیفہ کا انتخاب اور مقرر کرنا فرض ہے جو ذمہ داری کے ساتھ مسلمانوں کے امور کا انتظام کرے اور ان کی حفاظت کرے اور اس کی پشت پر امت لڑے جیسا کہ بخاری کی حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ «وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ» "بے شک امام ڈھال ہے جس کے پیچھے لڑا جاتا ہے اور تحفظ حاصل ہوتا ہے"۔ اس کے بعد چین یا چین کے علاوہ کوئی یہ ہمت نہیں کر سکے گا کہ مسلمانوں کو تکلیف بھی دے کیونکہ وہ جان لے گا کہ ان کے خلاف جارحیت کی گئی تو اس سے دوگنا زیادہ طاقت سے ان کی جارحیت کا جواب دیا جائے گا اور اللہ تمام طاقت کا مالک اور قادر ہے۔

دوسرا سوال: حالیہ دنوں میں برصغیر پاک وہند میں میزائل تجربوں کی کافی سرگرمیاں ہوئیں۔ اس سال یکم مارچ 2017 کو بھارت نے فضاء میں میزائل کو مار گرانے کے system of interceptor missiles میزائل پروگرام کا تجربہ بحر بنگال میں اڑیسہ کے ساحل سے دور عبدالکریم جزیرے پر کیا۔ پاکستان نے 2200 کلو میٹر تک مار کرنے والے ابابیل میزائل نظام کا تجربہ کیا جو multiple warheads کئی ہتھیار ایک ہی دفعہ میں اس پر رکھ کر لانچ کر سکتا ہے۔ کیا یہ میزائل تجربات بھارت و پاکستان کے درمیان نئی ہتھیاروں کی دوڑ ہے؟ ان تجربات کے کیا علاقائی اثرات ہوں گے؟ جزاک اللہ خیر

جواب: بھارت اور پاکستان کے میزائل تجربات، ایٹمی جنگ میں بقاء وغلبہ حاصل کرنے کی خاطر Second Strike Capability یا دوسرا حملہ کرنے کی قابلیت حاصل کرنے کی کوشش ہے اور اس کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے خطے میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ کو مختصراً جان لینا چاہیے۔

1۔ ریاستیں ایٹمی ہتھیار دو وجوہات کی بناء پر حاصل کرنے کی کوششوں میں ہیں: پہلی وجہ، یہ روایتی فوجی قابلیت اور برتری کو دوگنا کرنے کی خاطر ہے۔ مثال کے طور پر شمالی کوریا اس رجحان کی تصدیق کرتا ہے اور وہ ایٹمی ہتھیاروں کو ضروری سمجھتا ہے جنوبی کوریا کی روایتی فوجی قوت پر غالب آنے اور امریکہ کو طیش دلانے کے لئے جس کے ہزاروں فوجی جنوبی کوریا کے غیر فوجی علاقے Demilitarized Zone میں موجود ہیں۔ دوسری وجہ، یہ ایٹمی طاقتوں کا سامنا کرنے کی خاطر ہے۔ مثال کے طور پر جب سوویت یونین چین کو کوریا کی جنگ کے دوران ایٹمی تحفظ Nuclear Umbrella فراہم کرنے میں ناکام ہوا تو چین ایٹمی ہتھیاروں کو حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھا جس کے نتیجے میں بھارت نے اپنے ایٹمی پروگرام کو آگے بڑھایا اور نتیجتاً پاکستان نے اپنے ایٹمی پروگرام پر کام کیا چنانچہ تینوں ریاستیں اب ایک دوسرے کے ساتھ ایٹمی برابری حاصل کرنا چاہتی ہیں تاکہ کسی بھی ایٹمی حملے کے اندیشہ کو ختم کیا جاسکے۔ (Waltz, K. (1981). The Spread of Nuclear Weapons: More May Be Better: Introduction. The Adelphi Papers, 21 (171), pp.383-425)

2۔ البتہ صرف ایٹمی ہتھیاروں کا رکھنا ہی ایٹمی دشمنوں کے ایٹمی حملے کے خطرے کو ہٹانے Nuclear deterrence کے لیے کافی نہیں ہے۔ ایٹمی حملے کے خطرے کو ہٹانے کے لئے ضروری ہے کہ ریاستیں جو ایٹمی ہتھیار رکھتی ہیں وہ کسی بھی ممکنہ حملے کے خلاف اپنے ایٹمی ہتھیاروں کی حفاظت بھی کرسکیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کو لانچ کرنے کی قابلیت اور دشمن کی ایٹمی تنصیبات وہتھیاروں کو نشانہ بنانے کی قابلیت کو First Strike کہتے ہیں اور ایٹمی حملے کو برداشت کرنے اور جوابی ایٹمی حملہ کرنے کو Second Strike کہتے ہیں یعنی ایٹمی حملے First Strike کے باوجود اپنا وجود قائم رکھ پانا اور پھر اس حملے سے ابھرنے کے ساتھ اتنی تعداد میں ایٹمی ہتھیاروں کا موجود ہونا تاکہ حملے پر غالب آسکیں اور اس کو ایٹمی تثلیث Nuclear Trinity کہتے ہیں اور یہ تب قائم ہوتی ہے جب ریاست کے پاس آبدوزیں (سب میرینز) موجود ہوتی ہیں جس کے ذریعے وہ ایٹمی حملہ کر سکتی ہے، کیونکہ آبدوز کا سراغ لگانا مشکل ہوتا ہے اور اس میں قابلیت ہوتی ہے کہ وہ جوابی کارروائی کے ذریعے دشمن کی فضائیہ کو ناکارہ بنادے۔

3۔ Nuclear deterrence اچھے طریقے سے تب کام کرتی ہے جب دونوں طاقتوں کے پاس Second Strike Capability موجود ہوتی ہے۔ اس سے دونوں کو نقصان کا اندیشہ رہتا ہے اور اس اندیشے سے ہی ایک فریق دوسرے فریق پر حملہ کرنے First Strike سے باز رہتا ہے اور ایٹمی ماہرین جنگ اس کو Mututal Assured Destruction-MAD یعنی دونوں کی یقینی بربادی کہتے ہیں اس طرح روایتی ہتھیاروں کے بالمخالف ایٹمی ہتھیاروں کا کارآمد ہونا تب طے ہوتا ہے جب اس کے ذریعے سے دشمن کو ایٹمی حملہ کرنے سے روکا جاسکے۔

4۔ چونکہ بھارت پاکستان نے ایٹم بم تجربات 1998 میں کیے تھے چنانچہ ایٹمی سائنسدان، ماہرین جنگ اور سیاستدانوں نے اوپر بیان کی گئی ایٹمی حکمت عملی کے نظریے کو عملی طور نافذ کرنے کی کوشش کی اور دونوں فریق مانتے ہیں کہ Mutually Assured Destruction -MAD کے نظریہ کی بناء پر برصغیر میں امن قائم ہے اور یہی وجہ میزائل ٹیکنالوجی کی زبردست تیاری اور ایٹمی ہتھیاروں کو کم وزن اور کم حجم پر بنانے اور اس کے اطراف میں درکار دیگر انتظام Operations کی کوششوں کے پشت پر کار فرما ہے۔ مزید ہمارے لئے ضروری ہو گا کہ Nuclear Deterrence کے نقطہ نظر سے دونوں ممالک کے حالیہ میزائل تجربات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ پچھلی دہائی کے دوران دونوں ممالک نے میزائل ٹیکنالوجی میں ترقی حاصل کی ہے اور First Strike کی قابلیت حاصل کرلی ہے البتہ حالیہ سرگرمیاں Second Strike کی قابلیت حاصل کرنے کی کوشش ہے اور اس کو ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں۔

ا آبدوز سے میزائل لانچنگ نظام Submarine-launched ballistic missile (SLBM) : 9 جنوری 2017 کو پاکستان نے بحرہند میں ایک نامعلوم مقام پر "بابر 3" میزائل کا کامیاب تجربہ کیا، جو پانی کے اندر سے 450 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہدف کا نشانہ بنانے کے لیے فائر کیا گیا تھا اور اس کو سمندر میں کیا گیا تا کہ ظاہر نہ ہو سکے۔ پاکستانی فوج نے کہا کہ وہ "بابر 3" میزائل کا تجربہ کر رہے تھے جس کی وجہ سے اسلام آباد کو Second Strike کی قابلیت ملتی ہے۔

https://www.wsws.org/en/articles/2017/02/28/inpk-f28.html

البتہ پاکستان کے پاس ایٹمی آبدوز نہیں ہے اور اس کو ڈیزل اور الیکٹرک سے چلنے والی آبدوز میں "بابر 3" میزائل کو لے کر چلنا پڑتا ہے جس کے پاس پانی میں لمبے عرصہ تک رہنے کی قابلیت نہیں ہے۔ "بابر 3" پاکستان کا بھارت کے "k4" میزائل سسٹم کا جواب ہے جو ہندوستان کے submarines-launched ballistic missile (SLBM) سسٹم سے لانچ کیا جاتا ہے اور اس کو مئی 2014 میں 3000 کلومیٹر کی حد تک ہدف کا نشانہ بنانے کے لیے لانچ کیا گیا تھا اور یہ پاکستان اور چین میں مار کر سکتا ہے اور اس طرح بھارت اور پاکستان دونوں Second Strike کی قابلیت رکھتے ہیں۔

ب Multiple independently targetable reentry vehicles (MIRV): بھارت نے دسمبر 2016 اور جنوری 2017 میں دو میزائل تجربات کیے تھے، جس میں پہلا 'اگنی 5' تھا جو سطح سے سطح پر مار کرنے والا بلاسٹک میزائل ہے جو ایٹمی ہتھیاروں کی فوری مستعدی کے لئے ہے اور دوسرا 'اگنی 5' میزائل کثیر مقصدی ایٹمی ہتھیاروں کو 5000 کلومیٹر دوری تک لے جانے والا بلاسٹک میزائل ہے۔ اس کے علاوہ جنوری 2017 میں دہلی نے 'اگنی 4' کا تجربہ کیا تھا جو 4000 کلومیٹر مار کرنے والا میزائل سسٹم ہے۔ 'اگنی 5' میزائل سسٹم چین کے اندر موجود ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس سال پاکستان نے ابابیل میزائل سسٹم کا تجربہ کیا جو ایک multiple independently targetable reentry vehicles MIRV سسٹم ہے اور پاکستانی آرمی کے جاری کردہ بیان کے مطابق: "ابابیل کو ٹیسٹ کرنے کا پہلا آپریشن کامیاب ہوا جو 2400 کلومیٹر کی حد تک سطح سے سطح پر مار کرنے والا بلاسٹک میزائل سسٹم ہے جو MIRV ٹیکنالوجی کے ذریعے ایک ساتھ کئی ہتھیاروں کو لے جا سکتا ہے اور دشمن کے ایک ساتھ کئی مقامات کو تفصیلی طور پر نشانہ بنا سکتا ہے اور دشمن کے ریڈار کو ڈھیر کر سکتا ہے:
https://www.dawn.com/news/1310630

پاکستان نے ابابیل میزائل اس طرح ڈیزائین کیا ہے جو بھارت کے بلاسٹک میزائل ایٹمی شیلڈ یعنی میزائل سے بچنے کے چھتری کے نظام پر حاوی آجائے۔ بھارت نہایت تیزی سے Interceptor Missiles جیسے کہ 'اشون' کی تیاری میں ہے تا کہ پاکستان کے ممکنہ ایٹمی میزائل کو

فضاء میں مار گرائے، البتہ MIRV ٹیکنالوجی کی وجہ سے ایک ایٹمی میزائل کئی میزائلوں میں تبدیل ہو جاتا ہے جو Missile Interceptor System کو ناکارہ کر دیتا ہے۔

5۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ہتھیاروں کی دوڑ Second Strike کے استعمال کے قابل ہونے کے لئے ہے جو بھارت کے دشمن یعنی چین کے ساتھ ایٹمی توازن کو ختم کر دے گا جبکہ چین اس وقت ایٹمی Deterrence پر بہت کم توجہ دے رہا ہے اور بھارت کے تیز رفتاری سے MIRV ٹیکنالوجی اور ایٹمی آبدوز کی تیاری نے بھارتی سربراہوں کے حوصلے بلند کر دیے ہیں اور بھارت کے آرمی چیف جنرل بپن راوت کا کہنا ہے کہ اب بھارت دونوں محاذوں یعنی چین اور پاکستان سے ایک ساتھ لڑ سکتا ہے۔

http://www.ibtimes.co.uk/india-prepared-two-front-war-pakistan-china-says-new-army-chief-1599031

بھارت کے 'اگنی 5' کے تجربے نے چین کو طیش دلایا ہے اور چینی وزارت خارجہ کے ترجمان Chunying نے کہا ہے کہ: "اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا قانون واضح ہے کہ کیا بھارت ایٹمی ہتھیاروں کو لے جانے کی قابلیت رکھنے والے بلاسٹک میزائلوں کی تیاری کر سکتا ہے یا نہیں" اور چینی وزارت خارجہ نے مزید بیان دیا کہ 'اگنی 5' کی تیاری کے ذریعے بھارت چین کے مقابل آنے کی تمنا کر رہا ہے۔

http://www.upi.com/Defense-News/2016/12/27/India-tests-Agni-V-ballistic-missile-tensions-with-China-rise/9001482862013/

6۔ بھارت، اشتعال انگیزی کی یہ پالیسی امریکی حمایت کے بغیر نہیں اختیار کر سکتا ہے جو 2005 میں قرار پائے 123 معاہدے کے تحت، سویلین ایٹمی ری ایکٹر کی غرض سے ایٹمی ایندھن کی بلا روک ٹوک فراہمی کے ذریعے تعاون ہے جس کے ذریعے بھارتی ایٹمی پروگرام میں ایٹمی ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے اور ٹرمپ انتظامیہ نے واضح اشارہ دیا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ پچھلی امریکی انتظامیہ کے منصوبوں کے مطابق ہی آگے بڑھے گا۔ مزید 8 فروری 2017 کو امریکی سیکریٹری دفاع جنرل جیمس میٹس James Mattis نے بھارتی وزیر دفاع منوہر پاریکر کے ساتھ فون پر ہونے والی گفتگو کے دوران بھارت کی پچھلے سال کی دفاعی پیش رفت کے متعلق تعریف کی اور دفاع کے میدان میں دونوں ملک کے درمیان جاری تعاون واشتراک پر زور دیا اور کہا کہ نئی انتظامیہ پوری طرح متوجہ ہے تاکہ اس پر مزید تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے۔

https://www.wsws.org/en/articles/2017/02/15/inus-f15.html

امید ہے کہ امریکہ برصغیر میں جاری اس ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ کو استعمال کرے گا تاکہ چین کو بھی اس دوڑ میں الجھائے اور چین کی توجہ کو معاشی سرگرمیوں سے ہٹا کر فوجی سرگرمیوں کی طرف لے جائے تاکہ چین کو منہدم کیا جا سکے جس طرح امریکہ نے سوویت یونین کو تباہ کیا تھا۔ اس وقت تک چین ایٹمی دفاع یا Nuclear Deterrence پر کم سے کم توجہ کے ساتھ کام کر رہا ہے اور ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل ہونے سے انکار کر رہا ہے۔

12 جمادی الثانی 1438 ہجری

11 مارچ 2017